دوران نماز امام کو حدث لاحق ہونا

شرائط استخلاف:

سوال: اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ نماز میں کسی کو اپنا خلیفہ بنانا چاہے تو اس کی کیا صورت ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجوب ـــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

صحت استخلاف کی تین شرطیں ہیں:

(۱) صحت بناء کی وہ سب شرائط، جن کی تفصیل اوپر کے مسئلہ میں بیان کی گئی ہے،(۱) البتہ خلیفہ متعین ہوجانے کے بعد بقیہ شرائط صرف امام کی بناء کے لیے ہیں، خلیفہ اور مقتدیوں کی نماز کے لئے نہیں، اگر اس کے بعد امام نے کوئی فعل منافی کیا تو خلیفہ اور مقتدیوں کی نماز صحیح ہوجائے گی۔

(۲) اگر مسجد، یا ۳۶۰۰ رمربع فٹ ۴۵۱ء۳۳۴ مربع میٹر سے چھوٹے کمرے، یا اس سے چھوٹے صحن میں جماعت ہو تو امام کے اس سے باہر نکلنے سے پہلے خلیفہ متعین ہو اور اگر کھلی فضا، یا مذکورہ رقبہ سے برابر، یا اس سے بڑے کمرے، یا بڑے صحن میں ہو تو جہت قبلہ میں سترہ سے اور سترہ نہ ہو تو موضع سجود سے تجاوز سے قبل اور بقیہ تین اطراف میں صفوف سے تجاوز سے قبل خلیفہ متعین ہوجائے۔

(۳) خلیفہ میں امامت کی صلاحیت ہو؛ یعنی عورت، یا نابالغ نہ ہو۔

خلیفہ کے لئے یہ شرط نہیں کہ اس کو امام ہی متعین کرے؛ بلکہ اگر مقتدیوں نے کسی کو آگے کردیا، یا کوئی شخص ازخود خلیفہ بن گیا تو بھی جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ امام خود خلیفہ بنائے، مسبوق بھی خلیفہ بن سکتا ہے، اگر خلیفہ کو بقیہ رکعات کا علم نہ ہو تو امام انگلیوں کے اشارے سے بتادے، قرأت باقی ہو تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سورۂ فاتحہ باقی ہو تو جہاں چھوڑی، اس سے آگے ایک دو کلمات بلند آواز سے پڑھ دے رکوع کے لیے گھٹنوں پر سجود کے لیے پیشانی پر، سجدۂ تلاوت کے لیے پیشانی اور زبان پر سجدۂ سہو کے لیے سینہ پر ہاتھ رکھ کر خلیفہ کو سمجھائے، پھر وضو سے فراغت تک اگر جماعت ختم نہ ہوئی تو خلیفہ کی اقتدا کرے، ورنہ تنہا نماز پوری کرلے، صورت اقتدا میں متروک ارکان پہلے ادا کرکے امام کے ساتھ شامل ہو۔

(۱) تبویب میں یہ مسئلہ باب مفسدات الصلوۃ میں بعنوان شرائط صحت بناء آیا ہے۔

اگر پانی مسجد کے اندر ہی ہو تو خلیفہ بنانے کی ضرورت نہیں، امام وضو کر کے واپس اپنے مقام پر آ کر امامت کرے، اس وقت تک مقتدی انتظار کریں؛ مگر اس صورت میں بھی استخلاف جائز ہے، اگر امام خلیفہ کے ایک رکن ادا کرنے سے قبل وضو کر کے آ گیا تو خلیفہ پیچھے ہٹ جائے اور اصل امام ہی امامت کرے، بشرطیکہ امام مسجد سے نہ نکلا ہو، اگر پانی مسجد سے باہر ہو تو افضل یہ ہے کہ کسی کو خلیفہ بنا کر خود استیناف کرے، البتہ وقت تنگ ہو تو استخلاف و بناء واجب ہے، فقط واللہ اعلم

۱۹/شعبان ۱۳۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۳۰۹-۳۱۰)

امام کے استخلاف کے بغیر کسی مقتدی کا از خود خلیفہ بننا:

سوال: اگر کسی امام کا وضو ٹوٹ گیا اور چلا گیا، پھر از خود ایک آدمی دوسری، یا تیسری صف سے آیا اور نماز پوری کر دی تو نماز ہوئی، یا نہیں ہوئی؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر مقتدی امام کے مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے امام کی جگہ پر آ گیا اور نماز پوری کر دی تو نماز صحیح ہو گئی، جو بھی عمل کثیر ہوا وہ اصلاح صلوٰۃ کے لئے تھا؛ اس لیے مفسد نہیں ہے۔ ہاں! اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ استدبار قبلہ لازم نہ آئے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

"وإن تقدم رجل من غير تقديم أحد وقام مقام الإمام قبل أن يخرج الإمام عن المسجد جاز ولو خرج الإمام من المسجد قبل أن يصل هٰذا الرجل إلى المحراب ويقوم مقامه فسدت صلاة الرجل والقوم ولاتفسد صلاة الإمام الأول". (۱)

شامی میں ہے:

"وإن قدم القوم واحدًا أوتقدم بنفسه لعدم استخلاف الإمام جازإن قام مقام الأول قبل أن يخرج من المسجد ولوخرج منه فسدت صلاة الكل دون الإمام". (۲)

شامی میں ہے:

"(و) يفسدها(كل عمل كثير)ليس من أعمالها ولالإصلاحها (قوله:(ولالإصلاحها)خرج به الوضوء والمشي لسبق الحدث فإنهما لايفسدانها". (۳) واللہ اعلم سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دار العلوم زکریا: ۲/۳۶۳-۳۶۴)

(۱) فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندية: ۱/۱۱۵، فصل فی الاستخلاف

(۲) ردالمحتار: ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، سعيد / والفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۸۴، ادارة القرآن كراتشي

(۳) ردالمحتار: ۱/۶۲۴، سعيد (كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في التشبيه بأهل الكتاب، انيس)

سلام اول کے بعد امام کو حدث لاحق ہو تو استخلاف کا حکم:

سوال: اگر کسی شخص کو ایک سلام پھیرنے کے بعد حدث لاحق ہوا تو اس کی نماز پوری ہوئی، یا نہیں؟ یا وضو کر کے واپس آ کر دوسرا سلام پھیرے اور اگر امام ہے تو کیا حکم ہے کسی کو خلیفہ بنائے گا، یا نہیں؟

الجواب

سلام ثانی اصح قول کے مطابق واجب ہے، لہٰذا شخص مذکور وضو کر کے واپس آئے اور دوسرا سلام پھیرے اور اگر امام ہے تو خلیفہ بنائے۔

درمختار میں ہے:

"ولفظ السلام مرتین فالثانی واجب علی الأصح". (۱)

طحطاوی میں ہے:

"ویجب لفظ السلام مرتین وھو الأصح". (۲)

درمختار میں ہے: **"سبق الإمام حدث... ولو بعد التشھد لیأتی بالسلام (استخلف).**

وفی الشامی: (قوله: لیأتی بالسلام) قال ابن الکمال: صرح بذلک فی الھدایة، وھٰذا صریح فی أنه لاخلاف للإمامین ھُنا إذ لاخلاف لھما فی وجوب التسلیم آہ، ... وقوله: (استخلف) أشار إلٰی أن الاستخلاف حق الإمام". (۳)

وفی تقریرات الرافعی: "(قوله: وقد یجاب، إلخ) یبعد ھٰذا الجواب تعلیل ابن ملک للوجوب صیانة، إلخ، فإنه یدل علی التعمیم". (۴) **واللّٰه سبحانه تعالٰی أعلم** (فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ۳۶۲/۲-۳۶۳)

امام کو حدث لاحق ہو جائے تو کیا کرے:

سوال (۱) چار رکعت والی نماز میں امام کا وضو دوسری رکعت کے شروع میں فاسد ہو گیا، امام اپنی جگہ دوسرے کو امام مقرر کر کے وضو کے لئے جماعت سے باہر نکل گئے، پہلے امام اب جماعت کی تیسری رکعت میں ملتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا امام کو پھر سے نیت کرنی ہوگی؛ کیوں کہ اب تو یہ امام سے مقتدی ہو گئے؟

---

(۱) الدر المختار: ۴٦٨/۱، واجبات الصلاة

(۲) حاشية الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح، ص: ۲٥۱، واجبات الصلاة/ وکذا فی بدائع الصنائع: ۹٤/۱، سعید

(۳) الدر المختار مع ردالمحتار: ٦۰۰/۱، باب الاستخلاف سعید

(۴) التحریر المختار للرافعی علٰی ردالمحتار: ۷۸/۱، باب الاستخلاف، سعید
نیز ملاحظہ ہو: فتاوی قاضی خان: ۱۱٥/۱، فصل فی الاستخلاف.

دوسری بات یہ ہے کہ کیا وضو کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز بھی فاسد ہوگئی۔

تیسری بات یہ کہ سابق امام اپنی نماز کس طرح ادا کریں گے، جب کہ جماعت تیسری رکعت میں ہے؟

امام کے سجدۂ سہو کر لینے کے بعد نماز میں شامل ہونے والے مقتدی پر سجدۂ سہو کا حکم:

(۲) امام کی وجہ سے مقتدی پر سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے؛ لیکن کوئی مقتدی جماعت میں اس وقت شامل ہوتا ہے، جب کہ امام سجدۂ سہو سے نکل چکا ہو، اب اس مقتدی پر سجدۂ سہو لازم ہوگا، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

(۱) دوسرے امام کو خلیفہ کہتے ہیں، یہ مستقل امام کی طرح نماز تمام کریں گے اور سابق امام لاحق ہو گئے، پہلی رکعت پر تیسری رکعت کی بنیاد رکھیں گے، پھر سے نیت کی ضرورت نہیں اور درمیان کی ایک رکعت امام کے سلام کے بعد (۱) اس طرح ادا کریں گے، گویا امام کے پیچھے ہیں؛ یعنی مقدار قرأت خاموش کھڑے رہیں گے، مگر شرط یہ ہے کہ درمیان میں کلام نہ کیا ہو اور نہ مسجد سے باہر گئے ہوں؛ بلکہ مسجد کے ایک جانب وضو کر لیا ہو، ورنہ تیسری رکعت سے نیت اقتدا کی کریں گے اور مسبوق بن کر باقی دو رکعت قرأت کے ساتھ ادا کریں گے۔ (۲)

(۲) صورت مسئولہ میں سجدۂ سہو لازم نہیں آئے گا۔ (عالمگیری: ۱۲۸/۱) (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد بشیر احمد، ۹؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۹۳/۲-۴۹۵)

---

(۱) مفتی بہ اور صحیح قول کے مطابق جس شخص کو حدث لاحق ہو وہ وضو کے بعد سب سے پہلے اپنی فوت شدہ رکعت پوری کرے گا، پھر بقیہ نمازوں میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ [مجاہد]

”وفی البحر: وحکمه أنه یبدأ بقضاء ما فاته بالعذ ر ثم یتابع الإمام إن لم یفرغ، وهٰذا واجب لا شرط، حتیٰ لو عکس یصح، فلو نام فی الثانیة واستیقظ فی الرابعة فإنه یأتی بالثالثة بلا قراء ة، فإذا فرغ منها صلی مع الإمام الرابعة، وإن فرغ منها الإمام صلاها وحده بلا قرأة أیضاً، فلو تابع الإمام ثم قضی الثالثة بعد سلام الإمام صح وأثم (الدر المختار، مطلب فی أحکام المسبوق والمدرک واللاحق: ۳۴۵/۲-۳۴۶) (کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: فیما لو أتی بالرکوع والسجود أوبهما مع الإمام أوقبله أوبعده، انیس)

(۲) سبق الإمام حدث)...(غیر مانع للبناء)...(ولو بعد التشهد)...(اسخلف)...(ما لم یجاوز الصفوف لوفی الصحراء)...(وما لم یخرج من المسجد) أو الجبانة أو الدار (لو کان یصلی فیه)...(واستئنافه أفضل) ...(وإذا ساغ له البناء توضأ)...(ونبٰی علٰی مامضٰی)...بلا کراهة (ویتم صلاته ثمه)...(أویعود إلٰی مکانه) لیتحد مکانها“. (الدر المختار، باب الاستخلاف: ۳۵۲/۲-۳۵۹)

(۳) ولو دخل معه بعد ما سجد سجدة السهو یتابعه فی الثانیة ولا یقتضی الأول وإن دخل معه بعد ما سجدهما لایقضیهما، کذا فی التبیین“. (الفتاویٰ الهندیة، باب سجود السهو: ۱۲۸/۱) (تبیین الحقائق، باب سجود السهو: ۱۹۵/۱، بولاق، انیس)

نماز میں امام کے حدث پیش آنے کے وقت مقتدی کے خود سے آگے بڑھنے کا جواز:

سوال: زید امام نے نماز پڑھائی، کسی رکعت میں اس کو حدث ہوا، چونکہ اس کی پشت کے پیچھے کوئی مقتدی نماز پڑھانے کے لائق نہ تھا؛ اس لیے اس نے نماز چھوڑ کر علیحدہ ہونا چاہا، جماعت کے داہنے بائیں طرف امام سے دس یا پندرہ نمازیوں سے پرے ایک شخص نماز پڑھانے کے لائق کھڑا تھا، وہ یہ دیکھ کر کہ امام کا وضو ٹوٹ گیا، سب نمازیوں کے سامنے سے گزر کر امام کی جگہ آ کھڑا ہوا اور نماز پڑھائی، کیا اس صورت میں نماز سب کی صحیح ہوئی، یا نہیں؟ فقط

الجواب＿＿＿＿＿＿＿＿＿＿

صحیح ہوگئی۔

فی الدر المختار فی باب الاستخلاف: ولم یجاوز هذا الحد ولم یتقدم أحد ولو بنفسه مقامه.

فی ردالمحتار: أشار إلٰی أنه یصیر خلیفة إذا قدمه الإمام أو أحد القوم أو تقدم بنفسه، کما قدمناه عن النهر.(۱) فقط

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ (امداد، صفحہ: ۵۰رج:۱) (امداد الفتاویٰ جدید: ۴۱۲/۱)

نماز میں امام کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے:

سوال: ایک امام نماز پڑھا رہا ہے، وضو ٹوٹ گیا تو کیا کرے؟

الجواب＿＿＿＿＿＿＿＿＿＿

از سرِ نو وضو کر کے نماز پڑھاوے کہ بناء کے مسائل سے لوگ واقف نہیں ہوتے اور استیناف اولیٰ بھی ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ: ۲۹۰)

نماز میں امام کو حدث ہو جائے تو خلیفہ بنانا درست ہے، ضروری نہیں:

سوال: نماز میں امام کو اگر حدث ہو جائے تو فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خلیفہ بنانا جائز ہے، چونکہ یہ مسئلہ نادر الوقوع ہے، اگر اس سے ناواقف ہیں تو امام کو خلیفہ بنانا دشوار ہوتا ہے، ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب＿＿＿＿＿＿＿＿＿＿

فقہ کی کتابوں میں حدث لاحق ہونے کی صورت میں خلیفہ بنانے کو جائز لکھا ہے، ضروری نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے

---

(۱) ۳۵٤/۲، دار الکتب العلمیة، بیروت، انیس

(۲) لکن تقدم أن الاستئناف أفضل. (ردالمحتار، باب الاستخلاف: ٦٠٦/۱، دار الفکر بیروت، انیس)

کہ استیناف افضل ہے، پس جبکہ اس قسم کا حال ہے، جو کہ آپ نے لکھا ہے، پس ایسی حالت میں استیناف ہی کرنا مناسب ہے؛ تاکہ لوگ غلطی میں نہ پڑیں، پس پہلے نماز کو قطع کردے اور کوئی عمل منافی کرلیوے، پھر بعد وضو کے ازسرِنو شروع کرے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۴۰۱)

جس امام نے حدث ہونے پر خلیفہ بنایا ہے، اب وہ آکر اقتدا کرے، یا امام بنے:

سوال: امام کو حدث ہوا اور دوسرے کو امام بنا کر وضو کیا تو پھر آکر مقتدی بن کر نماز پڑھے، یا امام ہو جاوے؟ اگر امام وضو کر رہا ہو اور خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کس طرح نماز پوری کرے؟

الجواب

مقتدی بن کر نماز پوری کرے اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا، تب بھی باقی ماندہ نماز پوری کرے، ازسرِنو پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۳۸۷)

امام وضو ٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو خلیفہ بنادے تو وہ کیسے نماز پوری کرے:

سوال: امام ظہر کی نماز پڑھا رہا ہے، جو اس کے پیچھے کا آدمی ہے، اس کی وضو ٹوٹ گئی، اتنے میں وہ وضو کر کے آیا، امام ایک رکعت پڑھا چکا ہے، جب وہ آدمی آکر شامل ہو گیا تو امام کی وضو ٹوٹ گئی، وہ اس آدمی کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا وضو کرنے، وہ مقتدیوں کی نماز پوری کرے تو اس کی تین رکعت ہوتی ہیں اور اپنی نماز پوری کرے تو مقتدیوں کی پانچ رکعت ہوتی ہیں، کیا کرنا چاہئے؟

الجواب

جس مقتدی کی وضو ٹوٹ گئی اور وہ وضو کرنے گیا اور اس کی ایک رکعت فوت ہو گئی تو وہ لاحق ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ جس وقت وہ آدمی شامل جماعت ہو، پہلے اپنی رکعت فوت شدہ پڑھے، پھر امام کے شریک ہو۔ پس اگر اس نے ایسا کیا تو اس کی نماز امام کے برابر ہو گئی اور اگر اس نے اپنی فوت شدہ رکعت پہلے ادا نہ کی اور امام کے شریک ہو گیا اور پھر امام کی وضو ٹوٹ گئی اور اس نے اس لاحق کو امام بنا دیا تو اس کو چاہیے کہ جس وقت امام کی چوتھی رکعت پوری ہو جاوے تو یہ

(۱) استخلف أی جازله ذلک ولو فی جنازة بإشارة أو جر لمحراب.(الدر المختار)
وظاهر المتون أن الاستخلاف أفضل فی حق الکل.(رد المحتار، باب الاستخلاف: ۱/۵۶۲، ظفیر)
لکن تقدم أن الاستئناف أفضل.(رد المحتار، باب الاستخلاف: ۱/۶۰۶، دار الفکر بیروت، انیس)

(۲) ومن سبقه الحدث فی الصلاة انصرف فإن کان إماماً استخلف وتوضأ وبنی.(الهداية، باب الحدث فی الصلاة: ۱/۱۱۵، ظفیر)

شخص کسی مدرک کو خلیفہ بنا دیوے، جو اوّل سے امام کے شریک تھا، وہ سلام پھیر دے گا اور وہ شخص اپنی رکعت فوت شدہ اٹھ کر پوری کرے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۳/۳۹۵-۳۹۶)

مسبوق خلیفہ بنایا جاسکتا ہے:

سوال: چار مقتدی ہیں اور پانچواں امام نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی جاہل ہیں، ایک پڑھا ہوا شخص مقتدی بھی آکر جماعت میں شامل ہوا، امام کا وضوٹوٹ گیا تو اب ان پانچوں مقتدیوں میں سے کون امام بنایا جائے اور جو پڑھا ہوا ہے، اس کو ایک، یا دو رکعت نہیں ملی؟

الجواب

جو خواندہ شخص پیچھے شامل جماعت ہو، اسی کو امام بنا دیا جاوے اور سلام کے وقت وہ کسی ایسے شخص کو اپنی جگہ امام بنا دیوے، جس کی نماز پوری ہوگئی ہے، وہ سلام پھیر دے اور یہ کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ رکعات پوری کر لے۔ (**کذافی الدر المختار**) (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۳/۴۰۲)

حالتِ سجدہ میں اگر امام کا وضوٹوٹ جائے تو خلیفہ کیا کرے:

سوال: اگر حالت سجدہ میں امام کا وضوٹوٹ جائے تو خلیفہ کس طرح مصلّی پر آوے؟

الجواب

اس صورت میں خلیفہ مصلّی پر آکر اسی سجدے سے شروع کرے اور امام جس کو سجدہ میں حدث ہوا، اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ لے؛ تاکہ خلیفہ سمجھ جاوے کہ امام کو حدث سجدہ میں ہوا ہے، اس سجدہ کو پھر کرنا چاہیے۔
کما فی الدر المختار: ”ویضع یدہ علٰی رکبتہ لترک رکوع وعلٰی جبھتہ لسجود“ إلخ. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند:۳/۴۰۳)

سورۃ پڑھتے ہوئے امام کا وضوٹوٹ جائے اور خلیفہ کو وہ سورۃ یاد نہ ہو تو کیا کرے:

سوال: امام مثلاً کوئی سورت پڑھ رہا ہے کہ اس کا وضوٹوٹ گیا، اب جو مقتدی اس کا خلیفہ بنا ہے، اس کو وہ سورت یاد نہیں، جو امام پڑھ رہا تھا تو اب وہ کیا کرے؟

(۱-۲) (ولو استخلف الإمام لو مسبوقاً)أو لاحقاً أو مقیماً وھو مسافر(صح)والمدرک أولٰی، إلخ (فلو أتم) المسبوق (صلاۃ الإمام) قدم مدرکاً للسلام،إلخ.(الدر المختار علٰی ھامش رد المحتار،باب الاستخلاف: ۱/ ۵۷۱،ظفیر)

(۳) الدر المختار علٰی ھامش رد المحتار،باب الاستخلاف فی الصلاۃ: ۱/۵٦۲،ظفیر

الجواب

وہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع کردے، یہ ضروری نہیں ہے کہ اسی سورت کو پڑھے؛ بلکہ اگر وہ امام بقدر قرأت واجب پڑھ چکا ہے تو یہ خلیفہ اس کی جگہ جا کر فوراً رکوع میں جا سکتا ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳؍۴۰۳)

لاحق کو اگر امام خلیفہ بنادے تو وہ نماز کس طرح پوری کرے:

سوال: اگر امام را در نماز حدث لاحق شود او مقتدی لاحق را خلیفہ سازد پس این خلیفہ نماز را چگونہ تمام کند؟(۲)

الجواب

امام را اگر حدث لاحق شود و لاحق را خلیفہ سازد او بعد تمام صلوٰۃِ قوم مدرک را خلیفہ سازد کہ سلام دہد و لاحق نمازِ خود را تمام کند۔(۳)

ولو استخلف لاحقاً (إلی قوله) مضی علی صلاة الإمام وأخر ما عليه حتی انتهی إلی موضع السلام واستخلف من سلم بهم جاز عندنا. (۴) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳؍۳۷۶-۳۷۷)

☆ ☆ ☆

---

(۱) من سبقه الحدث فی الصلوٰة توضأ وبنیٰ واستخلف لو إمامًا.(كنز الدقائق)

فإنه يستخلف رجلاً مكانه يأخذ بثوب رجل إلى المحراب أويشير إليه،إلخ، ولو ترك ركوعاً يشير بوضع يده علی ركبتيه أوسجوداً يشير بوضعها علی جبهته أوقراءة يشير بوضعها علی فمه، إلخ، هذا إذا لم يعلم الخليفة ذلك أما إذا علم فلاحاجة إلی ذلك.(البحر الرائق،باب الحدث فی الصلاة: ۱/۳۸۹-۳۹۱،ظفير)

(۲) خلاصہ سوال: اگر امام کو نماز میں حدث لاحق ہو جائے اور وہ کسی لاحق مقتدی کو خلیفہ بنادے تو یہ خلیفہ نماز کیسے پوری کرے گا؟انیس

(۳) خلاصۂ جواب: امام کو اگر حدث لاحق ہو جائے اور وہ کسی لاحق کو خلیفہ بنادے تو وہ خلیفہ قوم کی نماز مکمل کرنے کے بعد کسی مدرک کو خلیفہ بنادے؛ تاکہ وہ سلام پھیر سکے اور لاحق اپنی نماز پوری کرلے۔انیس

(۴) الفتاویٰ الهندية: ۱/۹۵،فصل فی الاستخلاف،،ط:نولكشوری، انيس

دوران نماز مقتدی کو حدث لاحق ہونا

اگلی صف کے مقتدی کا وضوٹوٹ جائے تو کیسے نکلے:

سوال: اگر جماعت میں دوسو تین سو آدمی ہوں اور سب سے اگلی قطار میں اگر کسی کا وضوٹوٹ جاوے اثناء نماز میں تو وہ کیسے نکل سکتا ہے اور امام کیسے تبدیل ہوسکتا ہے؟

الجواب

صفوں کو چیر کر نکل جاوے اور امام اپنی جگہ دوسرے شخص کو مقتدیوں میں سے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کردیوے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴۰۲/۳)

قطرہ آنے سے نماز کا ٹوٹ جانا:

سوال: ایک شخص کو مرض قطرہ ہے، اگر حالتِ نماز میں قطرہ نکل جائے تو نماز توڑے، یا نہیں؟ اگر وسوسہ اس امر کا ہوتا ہو، کیا کرے؟

الجواب

اگر قطرہ نکلا خود نماز فاسد ہوگئی یہ کیا توڑے گا؛ مگر ہاں جو وسوسہ ہو تو نہ توڑے بعد نماز دیکھ لیوے، اگر نکلا ہے تو اعادہ کرلیوے، ورنہ نماز ہوگئی۔ فقط (تالیفات رشیدیہ:۲۹۰)

ناک سے نکلے خون غیر سائل کو پونچھا اور آخر نماز تک ہاتھ پر رہا تو نماز کا حکم:

سوال: ایک شخص نے وضو کیا، بعد میں وہ نماز کے لیے کھڑا ہوا اور اس کو نماز کے اندر ناک کے اوپر سے خون نکلا

(۱) سبق الإمام حدث)إلخ (غير مانع) إلخ (استخلف)أی جازله ذلک ولوفی جنازة بإشارة أوجرلمحراب، إلخ.(الدرالمختار)

قوله استخلف أشارأن الاستخلاف حق الإمام.(ردالمحتار،باب الاستخلاف: ۵۶۱/۱-۵۶۲)

ومن سبقه الحدث فی الصلاة انصرف،إلخ والمقتدی يعود إلٰی مكانه إلا أن يكون إمامه قد فرغ.(الهداية، باب الحدث فی الصلوٰة: ۱۱۵/۱،ظفير)

اور جاری نہیں ہوا اور اس نے نماز کے اندر ہاتھ سے پونچھا اور ہاتھ اخیر تک رہنے دیا، پھر نماز ختم کی تو آیا اس صورت میں نماز ہوگئی، یا نہیں؟ اس کو مع کتاب کے حوالے کے جواب دے دیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

قال فی الدر و الکنز وغیرهما: ما لیس بحدث لیس بنجس. (۱)

صورت مسئولہ میں نماز درست ہوگئی؛ کیوں کہ جب خون بہا نہیں تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا اور جس چیز کے نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے وہ پاک ہے تو یہ خون پاک تھا، اس کے ہاتھ میں لگے رہنے سے نماز میں خرابی نہ آئے گی۔

۳۰ رمحرم ۱۳۴۵ھ۔ (امداد الاحکام: ۱۶۶/۲)

جمعہ کے دن اگر کوئی شخص پہلی صف میں ہو اور اُس کا وضو ٹوٹ جائے تو اُس کا حکم:

سوال: ایک شخص جمعہ کے دن اول صف میں جماعت میں ہوتا ہے، اگر اس کا وضو جاتا رہے تو وہاں تیمّم کر لے، یا صف کو چیر کر باہر آوے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

جمعہ میں، یا غیر جمعہ میں نمازی کو نماز میں کسی وجہ سے دوبارہ وضو وغیرہ کی حاجت ہو تو صف کو چیر کر باہر چلا جاوے اور اگر صف کے آگے کو راستہ ہو تو اس طرح سے آگے نکل کر وضو کر آوے، اگر اس کی واپسی تک جمعہ ختم ہو جاوے تو ظہر پڑھے۔ (تالیفات رشیدیہ: ۲۸۹)

سلام سے پہلے وضو ٹوٹ جائے:

سوال: احناف کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کا آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے؛ یعنی اس کے لئے سلام کرنا ضروری نہیں، کیا یہ بات صحیح ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ (احسان اللہ، دربھنگہ)

الجواب ــــــــــــــــــــ

احناف کے یہاں بھی یہ بات واجب ہے کہ سلام پر نماز ختم کی جائے۔ (۲)

---

(۱) الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطهارة، نواقض الوضوء: ۲۶۹/۱، دار الکتب العلمیة، بیروت، انیس

(۲) "ویجب لفظ السلام". (الفتاوی الهندیة: ۷۲/۱، محشی) (الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، انیس)

یہاں تک کہ اگر کسی شخص کا سلام سے پہلے وضو جاتا رہے تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے آکر بیٹھے اور درود ودعا پڑھ کے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کرے؛ لیکن اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے تو نقص اور کوتاہی کے ساتھ اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے؛ کیوں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی نماز کے آخر میں بیٹھے اور سلام سے پہلے اس کا وضوء ٹوٹ جائے تو اس کی نماز درست ہوگئی''۔

''إذا أحدث يعنى الرجل وقد جلس في آخر صلاته قبل أن يسلم فقدجازت صلاته''. (۱)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تشہد کی تعلیم دی اور فرمایا کہ جب تم نے یہ کرلیا یا یہ کہہ لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی۔

''إذا قلت هٰذا أو فعلت هٰذا فقد تمت صلاتک''. (۲)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں نماز ادا ہو جاتی ہے۔ (کتاب الفتاویٰ:۱۸۸/۲۔۱۸۹)

لاحق جس کا وضوٹوٹ گیا، وہ وضو میں مسواک کرسکتا ہے، یا نہیں:

سوال: جب نماز میں وضوٹوٹ جاتا ہے اور لاحق وضو کا ارادہ کرتا ہے، اس وضو میں مسواک کرسکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب

کرسکتا ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۸۶/۳)

لاحق کس طرح نماز پوری کرے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو جب وہ دو رکعت نماز عصر امام کے ساتھ پڑھ چکا تو اس کو حدث ہوا فوراً وضو کرنے چلا گیا اور وضو کرنے کے بعد امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں ملا، اب وہ آخر کی دو رکعتیں کس طرح پوری کرے؟ اور اگر وہ تیسری رکعت میں ملا تو کس طرح پوری کرے؟

---

(۱) سنن الترمذی،رقم الحديث:٤٠٨ ،كتاب الصلاة،باب ماجاء فى الرجل يحدث فى التشهد

(۲) اس معنی کی بہت سی حدیثیں ذخیرۂ حدیث میں موجود ہیں۔ دیکھئے: سنن أبى داؤد،رقم الحديث: ٩٧٠،باب التشهد، مجمع الزوائد: ١٤٢/٢،باب التشهد،محشى)(كتاب الطهارة،الباب الأول فى الوضوء،انيس)

(۳) ومنها السواک أى من سنن الوضوء.(الفتاوىٰ الهندية مصرى،الباب الثانى فى سنن الوضوء: ٧/١،ظفير)

(وإذا ساغ له البناء توضأ فوراً بكل سننه.(الدرالمختار)

أى من سنن الوضوء؛لأن ذلک من باب إكماله فكان من توابعه فيحتمل كما يحتمل الأصل،بدائع. (رد المحتار،باب الاستخلاف: ٥٦٦/١۔٥٦٧،ظفير)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

حکم اس کا یہ تھا کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوکر آیا تھا، اول وہ دونوں رکعت بلاقرأت پڑھتا، جو بسبب حدث کے فوت ہوئی، پھر اگر امام نماز میں ہوتا تو اس کے ساتھ شامل ہوکر بقیہ ارکان پورے کرتا؛ لیکن اگر ایسا کیا کہ بعد وضو کرنے کے امام کے ساتھ مل گیا تو اب بعد سلام امام کے ان دو رکعتوں کو بلاقرأت پوری کرے اور اس صورت کو فقہا نے مکروہ لکھا ہے اور اس میں گنہگار رہوتا ہے۔ درمختار صفحہ: ۵۵٦ میں ہے:

(والـلاحـق من فاتته) الركعات (كلها أو بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة وزحمة وسبق حـدث ... وحـكـمـه كـمـؤتم فلايأتي بقراءة ... ويبدء بقضاء مافاته عكس المسبوق ثم يتابع إمامه ... ولوعكس صح وأثم،الخ. (۱)

اور یہی حکم تیسری رکعت میں ملنے کا ہے۔ فقط

کتبہ عزیز الرحمٰن (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۳۷٦)

نماز میں حدث لاحق ہوجائے تو کیا کرے:

سوال (۱) زید اگلی صف، یا دوسری صف میں جماعت سے نماز پڑھ رہا تھا اور نیچے تقریباً بائیس صفیں لگی ہوئی تھیں، دو یا تین رکعت کے بعد زید کا وضو ٹوٹ گیا تو زید کیا کرے؟ باہر نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

(۲)　زید امام ہو اور نماز پڑھا رہا ہو، درمیان میں اس کا وضو ٹوٹ گیا باہر نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس حال میں امام کیا کرے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

(۱-۲)　مذکورہ دونوں صورتوں میں جب کہ نکلنے کی صورت نہ ہو تو وضو ٹوٹنے کے بعد زید اپنی ناک پر انگلی رکھ کر نمازیوں کو اشارہ کرتے ہوئے نکل جائے۔ (۲)

"إذا صلّى أحدكم فأحدث فليأخذ بأنفه ثم لينصرف". (تبيين الحقائق: ۱/٥٤١) (۳) **فقط واللّٰه تعالىٰ أعلم**

محمد جنید عالم ندوی قاسمی، ۲۳/۱۱/۱۴۱۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۲۹۳)

---

(۱)　الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة، مطلب في أحكام المسبوق والمدرك واللاحق: ۱/٥٥٦، ظفير

(۲)　عن عائشة قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إذا أحدث أحدكم في صلاته فليأخذ بأنفه ثم لينصرف. (سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب استئذان المحدث الإمام: ۱/۱۳٦ (ح: ۱۱۱٤) بيت الأفكار/سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، باب في الوضوء من الخارج من البدن كالرعاف: ۱/۲۸۹ (ح: ٥۸۷) مؤسسة الرسالة بيروت/السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الجمعة، باب الاستيذان المحدث الإمام: ۱/۳۱٦ (ح: ٥۸٥۰) دار الكتب العلمية، بيروت، انيس)　==

لاحق نے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت، مسبوق کی طرح پوری کی، تو کیا حکم ہے:

سوال: نمازِ عشا میں مقتدی تیسری رکعت میں کھڑے کھڑے سو گیا، جب امام ایک رکعت پوری کر چکا، تب نیند سے اٹھا تو اس نے بعد سلام امام کے، مسبوق کی طرح بقیہ نماز ادا کی تو یہ نماز درست ہوئی، یا نہیں؟

الجواب ________________

نماز ہوگئی اور اس کو لاحق کی طرح بلاقرأت وہ رکعت پڑھنی چاہیے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۳۸۷)

دو رکعت کے بعد حدث لاحق ہو جانا:

سوال: ایک شخص صف اول میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، دو رکعت نماز ادا کر چکا ہے، دو رکعت پڑھنے کے بعد اس کا وضو ٹوٹ گیا، اب وہ نماز میں سے نکل کر کس طرح وضو کرے اور نماز پوری کرے، جو دو رکعت امام کے ساتھ ادا کر چکا ہے، وہ دوبارہ اس کو پڑھنی پڑیں گی، یا وضو کرنے کے بعد بقیہ دو رکعت ادا کر لے اور جس جگہ سے یہ مقتدی وضو کے لیے جائے، اس جگہ دوسرا مقتدی کھڑا ہو سکتا ہے، یا وہی مقتدی وضو کر کے صفوں کے اندر گھس کر اپنی جگہ پہنچ کر نماز پوری کرے؟

(المستفتی: ۵۱۹، عبدالغنی (دہلی) ۶/ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ م ۸/جولائی ۱۹۳۵ء)

الجواب ________________

یہ شخص وضو ٹوٹ جانے کے بعد پیچھے کی صفوں کو شق کرتا ہوا وضو کرنے کے لیے نکل جائے اور وضو کر لینے کے بعد اس کا امام اگر نماز سے فارغ نہ ہوا ہو تو اس مقتدی پر لازم ہے کہ اپنی جگہ پر آ کر باقی ماندہ نماز کو ادا کر لے، بشرطیکہ وضو کی جگہ کے متصل وقریب کوئی مانع اقتدا کا موجود ہو، ورنہ اس کو اختیار ہو گا کہ وضو کی جگہ کے متصل باقی ماندہ نماز کو ادا کرے، یا پہلی جگہ پر جا کر باقی کا ماندہ نماز پڑھ لے۔(۲) فقط واللہ اعلم

حبیب المرسلین عفی عنہ، نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ الجواب صحیح: محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۳/۴۳۲-۴۳۴)

== عن عائشة قالت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم إذا صلّٰی أحدکم فأخذت فلیمسک علٰی أنفه ثم لینصرف. (سنن ابن ماجة، باب ماجاء فیمن أحدث فی الصلاة کیف ینصرف: ۱/۱۳۶ (ح: ۱۲۲۲) بیت الأفکار، انیس)

(۳) الأحق بالإمامة، انیس

حاشیة صفحه هذا:

(۱) (واللاحق من فاتته) الرکعات (کلها أو بعضها) لکن (بعد اقتدائه) بعذر کغفلة، إلخ، وحکمه کمؤتم فلا یأتی بقراءة ولاسهو. (الدر المختار علٰی هامش ردالمحتار، مطلب فی أحکام المسبوق واللاحق والمدرک: ۱/۵۵۶، ظفیر)

(۲) ویتم صلاته ثمه)وهو أولٰی تقلیلا للمشی (أویعود إلٰی مکانه)لیتحد مکانها (کمنفرد) فإنه مخیر ==

دوران نماز امام کا وضوٹوٹ گیا تو اسے چاہیے کہ کسی کو خلیفہ بنا کر اشارے سے بقیہ نماز بتادے:

سوال: جماعت میں امام کا وضو جاتا رہا اور امام کی جگہ دوسرا کوئی نہیں، آیا اب نمازی بقیہ نماز کس طرح ادا کریں گے اور کیا یہ نماز مکمل ہوگی؟ دوسرے یہ کہ امام جاتے وقت اگلی صف میں کسی کو اپنی جگہ کھڑا کر گیا تو یہ دوسرا امام نماز شروع سے پڑھائے گا، یا جہاں سے نماز چھوڑی تھی، وہاں سے پڑھائے گا اور سری نماز میں کیا پتہ کہ سورت بھی پڑھ لی تھی، یا نہیں؟ اور کیا امام کے چلے جانے سے جماعت کا ثواب ہوگا کہ نہیں؟ یا دوبارہ جماعت کرنا ہوگی؟ واضح اور مفصل جواب سے نوازیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــ

امام کو اپنی جگہ کسی کو خلیفہ بنانا چاہیے، اگر نہ بنائے تو مقتدیوں میں سے کسی کو آگے بڑھ کر خود خلیفہ بن جانا چاہیے، اگر خلیفہ بنائے بغیر مسجد سے نکل گیا اور اس کی جگہ کوئی دوسرا نہیں آیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی۔(۱)

اصل امام نے جہاں سے نماز چھوڑی خلیفہ کو چاہیے کہ وہیں سے آگے شروع کردے، اگر امام کے ذمہ قرأت باقی تھی تو خلیفہ کو اس کا اشارہ کردے، مثلاً زبان کی طرف اشارہ کردے، جس کے معنی یہ ہوں گے کہ قرأت باقی ہے اور اگر قرأت کر چکا ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کردے کہ رکوع باقی ہے۔(۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۳۴)

لاحق نے اتباع امام کے بعد فوت شدہ نماز پڑھی:

سوال: لاحق نے مسبوق کی طرح مافات کو بعد فراغ الامام ادا کیا تو نماز صحیح ہوجائے گی، یا نہیں؟ جبکہ اس کو مافات ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا چاہئے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

لاحق پر واجب ہے کہ پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہو، اس کے خلاف سے گنہگار ہوگا؛ مگر نماز ہوجائے گی، مقتدی کا ترک واجب موجب اعادہ نہیں۔

== وهٰذا كله (إن فرغ خليفته والإعاد إلٰى مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء (كالمقتدى إذا سبقه الحدث) إلخ. (تنوير الأبصار علٰى هامش ردالمحتار والدر المختار (باب الاستخلاف: ۱/۶۰۶، ط: سعيد)

(۱) وله أن يستخلف مالم يجاوز الصفوف فى الصحراء وفى المسجد مالم يخرج عنه. (الفتاوٰى الهندية: ۱/۹۵، فصل فى الاستخلاف، انيس)

(۲) ولو تقدم يبتدئى من حيث انتهٰى إليه الإمام...و لو ترك ركوعًا يشير بوضع يده علٰى ركبته أو سجوداً يشير بوضعها علٰى جبهته أو قراءة يشير بوضعها علٰى فمه. (الفتاوٰى الهندية: ۱/ ۹۶، فصل فى الاستخلاف، انيس)

قال شارح التنویر: ویبدأ بقضاء مافاته عکس المسبوق،ثم یتابع إمامه إن أمکنه إدراکه،وإلا تابعه،ثم صلّٰی ما نام فیه بلا قراء ۃ.

وقال ابن عابدین: وفی البحر: وحکمه أنه یبدأ بقضاء ما فاته بالعذ رثم یتابع الإمام إن لم یفرغ وهٰذا واجب لاشرط،حتّٰی لوعکس یصح،فلونام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فإنه یأتی بالثالثة بلا قراء ۃ، فإذا فزع منها مع الإمام الرابعة وإن فرغ منها الإمام صلاها وحده بلا قراء ۃ أیضًا فلو تابع الإمام ثم قضی الثالثة بعد سلام الإمام صح وأثم.(رد المحتار: ۱/۵۵۷)(۱)فقط واللّٰه أعلم

۱۷/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۹ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۳۸۳-۳۸۴)

لاحق کی فوت شدہ نماز پوری ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا:

سوال: لاحق وضو کر کے آیا، اتنے میں ایک رکعت نکل گئی تو کیا یہ لاحق ایک رکعت پہلے ادا کرے، یا امام کے ساتھ قعدہ آخری میں شامل ہو کر بعد سلام امام کے ادا کرے؛ کیوں کہ اگر پہلے رکعت پڑھے گا تو امام سلام پھیر کر نماز ختم کروے گا، شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر یہ شخص شرائط بناء سے واقف نہیں، یا اس نے شرائط کی پابندی نہیں کی تو یہ لاحق نہیں؛ بلکہ مسبوق ہے؛ اس لیے نئی نیت کر کے امام کے ساتھ شرکت کرے، اس کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے، البتہ جو شخص شرائط بناء سے واقف ہو اور ان شرائط کی پابندی بھی کر لے تو وہ لاحق ہے، لاحق اولا فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے، ورنہ تنہا ادا کرے۔

قال فی العلائیة: ویبدأ بقضاء مافاته عکس المسبوق،ثم یتابع إمامه إن أمکنه إدراکه وإلاتابعه ثم صلّٰی ما نام فیه بلا قراء ۃ.

وفی الشامیة:(قوله:إن أمکنه إدراکه)قید لقوله ویبدأ ثم یتابع،وقوله وإلا تابعه،إلخ،تصریح بمفهوم هٰذا الشرط ولیس بصحیح و الصواب إبدال قوله إن أمکنه إدارکه بقوله إن أدرکه مع إسقاط مابعده وحق التعبیر أن یقول: ویبدأ بقضاء مافاته بلا قراء ۃ عکس المسبوق ثم یتابع إمامه إن أدرکه ثم ما سبق به إلخ ففی شرح المنیة :وحکمه أنه یقضی ما فاته أولا،ثم یتابع الإمام إن لم یکن قد فرغ وفی النتف: إذا توضأ و رجع یبدأ بماسبقه الإمام به،ثم إن أدرک الإمام فی شئ من

(۱) کتاب الصلاۃ،باب الإمامة،مطلب: فیما لو أتی بالرکوع والسجود أوبهما مع الإمام أوقبله أوبعده،انیس

الصلاۃ یصلیه معه،آه،وفی البحر :وحکمه أنه یبدأ بقضاء مافاته بالعذ رثم یتابع الإمام إن لم یفرغ وهٰذا واجب لاشرط حتٰی لوعکس یصح،إلخ .(رد المحتار : ۵۵۷/۱)(۱) فقط واللّٰه تعالٰی أعلم

۲۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۳۸۰/۳-۳۸۱)

مدرک کی سستی کی وجہ سے رکن رہ جانے پر اعادہ کا حکم:

سوال: اگر وتر میں مقتدی کہیں دعاء قنوت مکمل کر رہا تھا کہ امام رکوع سے قومہ میں چلا گیا تو اب یہ شخص نماز کیسے ادا کرے گا؟

الجواب

اس صورت میں مقتدی فوراً رکوع اور قومہ کر کے سجدہ میں امام کے ساتھ شریک ہوگا، اگر چہ متابعت مقارنہ، یا متعاقبہ نہ ہوسکا؛ لیکن متابعت کی تیسری قسم متابعت بالتاخیر کی بنا پر اس شخص کی نماز درست ہوگی، جیسا کہ لاحق کی نماز کا حکم ہے اور اگر رکوع وہ قومہ چھوڑ کر فوراً امام کی متابعت کرے تو امام کی فراغت کے بعد ایک رکعت مستقل ادا کرے، نماز درست ہوگی اور اگر سرے سے رکعت ادا نہیں کی تو نماز باطل ہو کر اعادہ کرے گا۔

قال ابن عابدین:نعم تکون المتابعة فرضًا،بمعنی أن یأتی بالفرض مع إمامه أوبعده،کما لو رکع إمامه فرکع معه مقارنًا أومعًا قبا وشارکه فیه أوبعد ما رفع منه،فلولم یرکع أصلاً أورکع ورفع قبل أن یرکع مع إمامه ولم یعد معه أوبعده بطلت صلاته،إلخ .(۲) (فتاویٰ حقانیہ: ۱۹۴/۳)

شرائط صحت بناء:

سوال: اگر نماز مغرب، یا کوئی نماز پڑھ رہا ہو، تین رکعتیں، یا دو رکعتیں پڑھ چکا ہو، اس کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ دوبارہ وضو کرنے گیا تو پوری نماز پڑھے گا، یا دو رکعتیں، یا ایک رکعت جو رہتی ہے، وہ پڑھے گا؟ کن صورتوں میں بناء جائز ہے؟ تفصیل سے بیان فرمائیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

جواز بناء کے لیے تیرہ شرائط ہیں:

(۱) حدث میں، یا اس کے سبب میں کسی انسان کا کوئی دخل نہ ہو، اگر عمداً وضو توڑا، یا کسی نے زخم کر کے خون

(۱) کتاب الصلاۃ،باب الإمامة،مطلب:فیما لوأتی بالرکوع والسجود أوبهما مع الإمام أوقبله أوبعده،انیس

(۲) ردالمحتار،مطلب مهم فی تحقیق متابعة الإمام : ۴۷۱/۱(باب صفة الصلاۃ،واجبات الصلاۃ،انیس)

نکال دیا تو بناء نہیں کرسکتا؛ اس لیے کہ پہلی صورت میں نفس حدث اور دوسری میں سبب حدث؛ یعنی زخم انسان کی طرف سے ہے، کھانسنے سے خروج ریح بناء سے مانع ہے اور چھینکنے سے خروج ریح کا مانع ہونا مختلف فیہ ہے۔

(۲)　حدث نماز کے نمازی کے بدن سے ہو، اگر خارج سے کوئی نجاست اس پر گرگئی تو بناء درست نہیں۔

(۳)　حدث موجب غسل نہ ہو، اگر نماز میں نیند آگئی اور احتلام ہوگیا تو بناء صحیح نہیں۔

(۴)　حدث نادرالوجود نہ ہو، مثلاً: قہقہہ، یا بے ہوشی۔

(۵)　حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کرنا، اگر حالت سجدہ میں حدث ہوا اور اتمام سجدہ کی نیت سے سر اٹھایا، یا وضو کے لئے جاتے ہوئے قرأت میں مشغول رہا تو بناء نہیں کرسکتا۔

(۶)　چلنے کی حالت میں کوئی رکن ادا نہ کرنا، مثلاً وضو کے بعد لوٹتے ہوئے قرأت کرنا، ہاں آتے جاتے تسبیح پڑھنا مانع نہیں۔

(۷)　نماز کے منافی کوئی کام نہ کرنا، مثلاً قدرتی حدث کے بعد عمداً حدث یا کلام وغیرہ، یا کنوئیں سے پانی کھینچنا۔

(۸)　بے ضرورت کام نہ کرنا، مثلاً وضو کے لیے قریب جگہ چھوڑ کر دوصف سے زیادہ دور جانا، قریب مقام پر ازدحام، یا نسیان کی وجہ سے دور جانے میں حرج نہیں۔

(۹)　بلاضرورت تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنے کی مقدار تأخیر نہ کرنا، ازدحام کے عذر سے نکسیر وغیرہ کا خون بند نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر مضر نہیں۔

وضو کی سنتیں بھی ادا کرے، اگر وضو کے صرف چار فرائض پر اکتفا کیا تو بناء جائز نہیں۔

(۱۰)　حدث سابق کا ظاہر نہ ہونا، مثلاً موزہ پر مسح کی مدت ختم ہونا، متیمم کا پانی دیکھنا، خروج وقت مستحاضہ۔

(۱۱)　صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد نہ آنا، البتہ اگر یاد آنے پر قضا نہ پڑھی؛ بلکہ وقتیہ کی بناء کرلی، پھر مزید چار؛ یعنی مجموعہ چھ فرض نمازیں اس کے ذمہ قضا ہوگئیں تو بناء والی نماز صحیح ہوجائے گی۔

(۱۲)　اگر مقتدی کو حدث ہو، یا امام کو ہوا اور اس نے کوئی خلیفہ بنادیا ہو اور وضو سے فراغت تک جماعت ختم نہ ہوئی اور مقام وضو ایسی جگہ ہو کہ وہاں سے اقتدا صحیح نہ ہو تو یہ شرط ہے کہ امام یا مقتدی ایسی جگہ پر آکر بناء کرے، جہاں سے اقتدا صحیح ہو، اگر مقام وضو لائق اقتدا ہو، یا وضو سے قبل جماعت ختم ہوچکی ہو، یا منفرد کو حدث ہوا ہو، ان تینوں صورتوں میں اختیار ہے کہ مقام وضو ہی میں بناء کرے، یا سابق مقام پر لوٹ کر آئے، مقام وضو ہی میں بناء افضل ہے۔

(۱۳) امام کو حدث ہو تو اس کا ایسے شخص کو خلیفہ نہ بنانا جو امامت کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، یہ بھی منافی صلوۃ میں داخل ہے، جس کا بیان جواب نمبر: ۷ میں گزرا؛ مگر بوجہ خفا اس کو مستقل ذکر کیا گیا ہے اور حقیقت شرائط بارہ ہی ہیں۔

شرائط مذکورہ سے بناء اگر چہ جائز ہے؛ مگر استیناف افضل ہے، البتہ وقت تنگ ہو تو بناء افضل؛ بلکہ زیادہ تنگ ہو تو واجب ہے، استیناف کے لیے ضروری ہے کہ پہلی نماز کو سلام پھیر کر، یا کسی فعل منافی سے ختم کرے، پھر نئی نماز سروع کرے، بدون سلام یا فعل منفی استیناف صحیح نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۹/شعبان ۱۳۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۳۴-۴۳۵)

☆ ☆ ☆

---

(۱) اعلم أن لجواز البناء ثلاثة عشر شرطا: كون الحدث سماويا من بدنه غير موجب للغسل ولا نادر وجود ليأتى بالسلام (استخلف)أى جاز له ذلک ولو فى جنازة بإشارة أو جر لمحراب ولو لمسبوق ويشير بأصبع لبقاء ركعة وبأصبعين لركعتين ويضع يده على ركبته لترک ركوع وعلى جبهته لسجود وعلى فمه لقراء ة وعلى جبهته ولسانه لسجود تلاوة أو صدره لسهو (مالم يجاوز الصفوف لو فى الصحراء مالم يتقدم فحده السترة أو موضع السجود على المعتمد كالمنفرد (وما لم يخرج من المسجد)أو الجبانة أو الدار (لو كان يصلى فيه)لأنه على إمامته مالم يجاوز هذا الحد ولم يتقدم أحد ولو بنفسه مقامه ناويا الإمامة وإن لم يجاوز حتى لو تذكر فائتة أو تكلم لم تفسد صلاة القوم لأنه صار مقتديا ولو كان الماء فى المسجد لم يحتج للاستخلاف (واستئنافه أفضل)تحرزا عن الخلاف،الخ.(الدر المختار على هامش ردالمحتار،كتاب الصلاة،باب الاستخلاف: ۵۹۹-۶۰۳،دار الفكر بيروت،انيس)